

کیا خوارج آج بھی موجود ہیں؟؟

ڈاکٹر ابو عبداللہ سلفی



کیا خوارج آج بھی موجود ہیں؟

کیا خوارج آج بھی موجود ہیں؟؟

ڈاکٹر ابو عبداللہ سلفی



کیا خوارج آج بھی موجود ہیں؟

الحمد للہ والصلا والسلام علی رسول اللہ ! وبعد:

آج بہت سے مسالک بھی ایک دوسرے کو خوارج کہتے ہیں، آخر وہ کیا چیز ہے جو خوارج کو دراصل ممتاز اور نمایاں کرتی ہے؟

خوارج کی پہچان انکے (نہایت بھیانک اور) گمراہ فکر و عقیدے اور پھر اسی کی بنیاد پر اسلامی ریاستوں، مسلم حکمرانوں اور مسلم معاشروں میں بغاوت، قتل و غارتگری اور اموال کو لوٹنے جیسے اعمال سے مشروط ہے۔

اس بدترین گروہ کا شمار موجودہ مسالک یا مذاہب اربعہ میں سے کسی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ایک الگ گروہ ہے، جو تمام مذاہب و مسالک سے اپنا حصہ

حاصل کرسکتا ہے۔ اور اس فتنہ خوارج نے قرآن و سنت کے مطابق، دین اسلام کے ابتدائی دور سے لیکر قیامت کی دیواروں تک، کسی نے کسی تنظیم یا گروہ کی شکل میں اپنا وجود برقرار رکھنا ہے۔

جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كانوا أهل سيف وقتال، ظهرت مخالفتهم للجماعة؛ حين كانوا يقاتلون الناس. وأما اليوم فلا يعرفهم أكثر الناس. . . . ومروقهم من الدين خروجهم باستحلالهم دماء المسلمين وأموالهم.

(ابن تیمیہ، النبوات : 222)

”و اسلحہ سے لیس اور بغاوت پر آمادہ تھے، جب وہ لوگوں سے قتال کرنے لگے تو ان کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مخالفت و عداوت ظاہر ہو گئی۔ تاہم عصر حاضر میں (بظاہر دین کا لبادہ اوڑھنے کی وجہ سے) لوگوں کی اکثریت انہیں پہچان نہیں پاتی۔ وہ دین سے نکل گئے کیونکہ وہ مسلمانوں کے خون اور اموال (جان و مال) کو حلال و مباح قرار دیتے تھے۔“

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

وهؤلاء الخوارج ليسوا ذلك المعسكر المخصوص المعروف في التاريخ، بل يخرجون إلى زمن الدجال.

(ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، 28 : 495، 496)

”اور یہ خوارج (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عہد کا) وہ مخصوص لشکر نہیں ہے جو تاریخ میں معروف ہے بلکہ یہ دجال کے زمانہ تک پیدا ہوتے اور نکلتے رہیں گے۔“

پھر آخر میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ فیصلہ کن طور پر لکھتے ہیں:

وتخصيصة صلى الله عليه وآله وسلم للفئة التي خرجت في زمن علي بن أبي طالب، إنما هو لمعان قامت بهم، وكل من وجدت فيه تلك المعاني الحق بهم، لأن التخصيص بالذكر لم يكن لاختصاصهم بالحكم، بل لحاجة المخاطبين في زمنه عليه الصلاة والسلام إلى

تعیینہم۔

(ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، 28 : 476، 477)

اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس ایک گروہ کو خاص فرمانا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نکلا تھا، اس کے کئی معانی ہیں جو ان پر صادق آتے ہیں۔ ہر وہ شخص یا گروہ جس میں وہ صفات پائی جائیں اسے بھی ان کے ساتھ ملایا جائے گا کیونکہ ان کا خاص طور پر ذکر کرنا ان کے ساتھ حکم کو خاص کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے ان مخاطبین کو (مستقبل میں) ان خوارج کے تعین کی حاجت تھی۔

دین محمدیہ میں شریعت اسلامی کے احیاء و نفاذ کے لئے کفار مشرکین سے قتل و قتال کا راستہ بلاشبہ ایک حقیقت ہے مگر مسلمان ملکوں، ریاستوں میں اپنے ہی حکام کے خلاف قتل و قتال سے شریعت کے نفاذ کی تحریک کھڑی کرنا اور مسلمانوں میں امن و عام کو تباہی سے دوچار کرنا خالصتاً خوارج کا عقیدہ و منہج ہے اور خارجیوں کا کام ہے، چاہے وہ کس بھی دور میں کیوں نہ ہو اس پر تاریخ گواہ ہے۔ ہم اپنی اس تحریر کا اختتام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اسی قول پر کرتے ہیں کہ:

”وکل من وجدت فیہ تلك المعانی الحق بہم“

”ہر وہ شخص یا گروہ جس میں وہ صفات پائی جائیں اسے بھی ان کے ساتھ ملایا جائے گا“

اللہ تمام مسلمانوں پر رحم فرمائے آمین